General Instructions

1. Give numbering to headings

2. Do not write lengthy paragraphs. Write medium sized paragraphs with headings.

3. Do not use table for comparison and contrast questions.

4. Draw figures/diagram/flowchart where needed.

5. Start new question from fresh page.

6. Give around 15 headings for 20 marks question.

7. Every question should have introduction and conclusion paragraphs.

8. Add Quran/Hadees references wherever possible.

9. Narrate incidents from the life of Holy Prophet (SAWW) and Khulafa-e-Rashideen.

10. Add one quotation of famous religious scholar in each question.

11. Change colour scheme for references to give them more visibility.

12. Manage time

13. Wide page borders are discouraged. Should be reasonable.

14. Avoid writing wrong references.

15. Give more weightage to expressedly asked part/s of the question.

16. Avoid writing wrong Quran/Hadith references. It puts extremely negative impression.

40

Batch-064

سدرہ صابر

سوال نمبر ۲: عقیدہ توحید

توحید کے معنی: "لا الہ الا اللہ" توحید کے معنی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

لغوی معنی: لفظ توحید کے لغوی معنی ایک ماننا، ایک تسلیم کرنا ہے۔

توحید سے مراد: سب سے پہلے اس بات پر یقین کرنا کہ اللہ ہی پوری کائنات کا مالک ہے۔ اور اللہ کی طاقت میں کوئی بھی شریک نہیں۔ عقیدہ توحید کو سورۃ اخلاص میں بیان کیا گیا ہے۔ توحید ہی مسلمان کا پہلا اور اکیلا موت و زندگی کا فیصلہ کرنے والا اللہ ہے جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا اُس کے علاوہ باقی ہر چیز فنا ہو جاتی ہیں۔ تو توحید سے مراد ان چاروں صفات میں اللہ کی ذات کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا۔

اسلام میں توحید کی اہمیت:

توحید اسلام میں داخل ہونے کا دروازہ ہوتا ہے۔

قرآن کی روشنی میں: "اور تمہارا خدا ایک ہے، اس رحمٰن و رحیم کے سوا کوئی خدا نہیں۔" (البقرہ: 163)

حدیث کی روشنی میں:

جس شخص نے کلمہ طیبہ پڑھا تو اللہ نے اس پر دوزخ کی آگ حرام کر دی۔

عقیدہ توحید کے تین اقسام:

۱۔ توحید فی الذات:

اس کا مطلب ہے کہ اللہ اپنی ذات میں واحد ایک ہی ہے اور تقسیم نہیں ہو سکتا۔ اللہ کے علاوہ اور کوئی دوسرا رب نہیں۔

"کہو کہ اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ اس کی کوئی اولاد ہے نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ اس کا کوئی ہمسر ہے۔" (سورۃ اخلاص)

جان گلوور کی کتاب ہے "کہ اگر ہم اس تیزی سے پھیلتی ہوئی کائنات کے بارے میں

میں پڑھے تو ہمیں احساس ہوتا ہے کہ بہچنے والو میں ایک ہی خدا ہے۔"

۲۔ توحید فی الصفات: اس کا مطلب ہے کہ جو اللہ کی صفات ہے وہ صرف اللہ کی ذات میں ہو سکتی ہے اور کسی میں نہیں۔ جیسے کہ اللہ کے ۹۹ صفاتی نام۔
"اللہ نے جو چیز بھی بنائی ہے وہ ایک مکمل حالت میں ہوتی ہے۔" (سورۃ سجدہ: 6)۔

۳۔ توحید فی العبادات: اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کی تمام عبادات خالص اللہ کے لیے ہونی لازمی ہے۔ یعنی کہ جس طرح اللہ اپنی ذات و صفات میں ایک ہے اور اس پر ایمان لازم ہے۔

شرک کے معنی:
خدا کے ساتھ کسی کو شامل کرنا شرک کہلاتا ہے۔ یہ بھی شرک ہے کہ جو مسلمان ختم نبوی پر شک کرتے۔
بقول امام ابن تیمیہ: غرور و تکبر کرنا بھی شرک میں شامل ہے۔

عقیدہ توحید کے انفرادی اثرات:
۱۔ خودداری اور عزت نفس:
توحید پر ایمان رکھنے والا خودداری اور عزت نفس کا مالک ہوتا ہے۔ اللہ کو عزت و ذلت دینے والا صرف اللہ کی ذات ہے۔ کسی کے بھی آگے نہ ہاتھ پھیلانا اور سر جھکانا ہے۔

بقول اقبال: وہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدے سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

۲۔ نیک اور صادق: توحید پر ایمان رکھنے والا مسلمان ہمیشہ نیک اور

صادق ہوتا ہے۔ انسان ایسے کام کرتا جو اللہ کو پسند کرنا چاہیے۔ وہ انسان ہمیشہ آخرت کے بارے میں سوچتا ہے۔

۳۔ پُر اُمید: توحید پر ایمان رکھنے سے انسان پُر اُمید ہوتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ اللہ جو بھی کرتا ہے اس کی مرضی سے خوش ہوتا ہے اور اُسے اللہ کے ہر کام پر یقین رکھتا ہے اور کبھی بھی اللہ کی ذات سے نا اُمید نہیں ہونا چاہیے۔ انسان کا دل مطمئن ہوتا ہے۔

۴۔ بہادری کا جذبہ: توحید پر ایمان رکھنے والا نفع و نقصان کا نہیں سوچتا۔ اللہ کی راہ میں شہید ہونے کا جذبہ اپنی عوام کے لیے رکھتا ہے۔ انسان بہادر ہوتا ہے۔ **"نہ انہیں کوئی ڈر ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے"۔ (البقرہ: 262)**

۵۔ عاجزی: توحید پر ایمان رکھنے والا عاجز ہوتا ہے اور اُس میں تکبر نہیں ہوتا۔ انسان غلامی سے آزاد اور عاجزی پیدا ہوتی ہے۔

عقیدہ توحید کے اجتماعی زندگی پر اثرات:

۱۔ مساوات کا درس: اسلام میں سب مسلمان برابر ہیں۔ کسی میں بھی رنگ، نسل وغیرہ میں کوئی فرق نہیں۔ خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر حضورؐ نے مساوات کے بارے میں فرمایا **"کسی عربی کو کسی عجمی پر، کسی عجمی کو کسی عربی پر اور کسی کالے کو کسی گورے پر اور کسی گورے کو کسی کالے پر کوئی فضیلت نہیں سوائے تقویٰ کے"۔** **"اس نے تمام لوگوں کو ایک روح سے پیدا کیا"۔ (النساء: ۱)**

۲۔ بھائی چارہ: اسلام میں سارے مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

"تمام مسلمان آپس میں بھائی ہیں"۔ (سورۃ حجرات)

۳۔ حقوق و فرائض: اسلام نے غیر مسلمانوں کے حقوق کے بارے میں بتایا ہے اور اُن کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا چاہیے۔ اللہ حقوق العباد کے بارے میں بھی قرآن میں بیان کرتے ہے۔

۴۔ معاشرے میں امن: اسلام میں ایمان رکھنے والے لوگ آپس میں پیار اور محبت سے رہتے ہیں اور باہمی اتفاق ہوتا ہے جس کے نتیجے میں معاشرے میں امن قائم ہوتا ہے۔ "اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا"۔ (البقرہ ۲۰۵)

۵۔ معاشرے میں انصاف: جب بھی ایک مسلمان کو معاشرے میں ناانصافی نظر آئے اُسے اِس کے خلاف کھڑا ہونا چاہیے اور آواز اُٹھانی چاہیے۔ ہر شہری کو معاشرے کے ہر چیز میں انصاف ملنا چاہیے۔

خلاصہ بحث:

اوپر بحث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عقیدہ توحید کی اہمیت انسانی زندگی کے لیے بہت ضروری ہے کیونکہ اِس سے انسان کی پوری زندگی سنور جاتی ہے۔

سوال نمبر ۵: روزہ:

عربی معنی: روزہ کا عربی معنی ہے صوم اور یہ اسلام کا تیسرا اہم رکن ہے۔

لغوی معنی: صوم کے لغوی معنی ہے کسی کام سے رکنے اسے ترک کرنے اور چپ رہنے کے ہیں۔

اصطلاحی معنی: روزہ کے اصطلاحی معنی صبح صادق سے غروب آفتاب تک کھانے پینے سے پرہیز کو روزہ کہا جاتا ہے۔ جس کے لیے روزہ کی نیت بھی شامل ہے۔ رمضان کا پہلا عشرہ رحمت، دوسرا مغفرت، آخری جہنم سے نجات ہے۔

روزہ کی اہمیت حدیث کی روشنی میں:

۱۔ "ہر چیز کی زکوۃ ہے اور جسم کی زکوۃ روزہ ہے۔"

۲۔ "روزہ خاص میرے لیے ہے اور اس کا اجر و ثواب میں دوں گا۔"

۳۔ "روزہ ڈھال ہے۔"

۴۔ "روزے دار کے لیے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی افطار کے وقت اور دوسری رب سے ملاقات کے وقت۔"

روزہ کی اہمیت قرآن کی روشنی میں:

۱۔ "رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اتارا گیا۔"

۲۔ "رات تک روزہ پورا کرو۔"

نماز تراویح: رمضان میں مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے نماز تراویح ادا کرنا سنت ہے کیونکہ حضورؐ نے یہ نماز پڑھی ہے۔

اعتکاف: اعتکاف کے معنی ہے کہ انسان مسجد یا گھر کے کسی کونے میں

روزے کی حالت میں بیٹھ کر عبادت کرے۔ اعتکاف میں انسان دنیا کے تمام کام چھوڑ کر اور معاشرے سے دور ہو کر اللہ کی عبادت کرتا ہے۔ اعتکاف رمضان کے آخری عشرے میں کیا جاتا ہے۔

روزہ کے روحانی اثرات:

۱۔ روح پاک و صاف: روزہ رکھنے سے ایک مسلمان کی روح پاک و صاف ہو جاتی ہے۔ وہ انسان برائیوں سے دور ہو کر اچھائی کی طرف جاتا ہے۔ وہ مسلمان اللہ کی زیادہ سے زیادہ عبادت کرتا ہے اور اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہے۔

۲۔ تزکیہ نفس: روزہ رکھنے سے ایک مسلمان کی نفس پاک ہوتی ہے کیونکہ وہ صبح سے بھوکا پیاسا بیٹھا ہوتا ہے کسی کو بری نظر سے نہیں دیکھتا، کسی برے کام کے بارے میں نہیں سوچتا۔

۳۔ اجر عظیم: روزہ رکھنے سے انسان کو اُس کا اجر و عظیم ملتا ہے کیونکہ روزہ بھی ایک عبادت ہے۔

روزہ کے اخلاقی اثرات:

۱۔ صبر و شکر: روزہ رکھنے سے انسان اپنی رب کی دی ہوئی نعمتوں کا شکر ادا کرتا ہے اور اس انسان میں صبر بھی پیدا ہوتا ہے۔ صبر و شکر کرنے سے اللہ راضی ہوتا ہے اور مسلمان کا کردار بہتر ہوتا ہے۔ اور وہ ایک بہتر مسلمان بنتا ہے۔

۲۔ عاجزی: روزہ رکھنے سے مسلمان میں عاجزی و انکساری پیدا ہوتی ہے کیونکہ اُس کو اللہ کی دی ہوئی نعمتوں کا قدر محسوس ہوتا ہے اور وہ کبھی بھی غرور و تکبر نہیں کرتا۔ کیونکہ اللہ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

۳۔ اچھا کردار: روزہ رکھنے سے انسان میں اچھائیاں پیدا ہوتی ہیں اور وہ بُرے کاموں سے نکل آتا ہیں اور اچھے کاموں کی طرف بڑھتا ہے جس سے اُس کا کردار بھی بہتر ہو جاتا ہے۔

روزہ کے سماجی اثرات:

۱۔ مساوات: روزہ پورے دنیا کے مسلمان رکھتے ہیں چاہیے وہ دنیا کے کسی کونے میں ہی کیوں نہ ہو۔ تو پھر دنیا میں سارے مسلمان ایک دوسرے کے برابر ہوئے اور کسی انسان میں بھی دوسرے انسان کے ساتھ کسی قسم کا فرق نہیں کیا جائے گا۔ امیر و غریب، کالا اور گورا وغیرہ سب اللہ کے لئے برابر ہیں۔

۲۔ بھائی چارہ: روزہ سب مسلمان رکھتے ہیں تو سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ یہ پیغام حضورؐ نے سب مسلمانوں کو دی۔

۳۔ ہمدردی کا جذبہ: روزہ ایک مسلمان میں ہمدردی کا جذبہ پیدا کرتی ہے اور اُس کے دل میں کسی قسم کی کوئی بات یا کینہ نہیں ہوتا وہ شخص دل سے پاک و صاف ہوتا ہے۔

CS CamScanner

۴۔ **اتحاد و اتفاق:** روزہ رکھنے سے مسلمان عبادت و نیکیوں میں لگ جاتے ہیں اور برائیاں، بغض وغیرہ چھوڑ کر آپس میں اتفاق سے رہتے ہیں۔

سوال نمبر ۶: اجماع!

اجماع کی معنی: اجماع عربی زبان کا لفظ جمع ہو جانے سے بنایا گیا ہے

لغوی معنی: اجماع کے لغوی معنی: اشیا کو اکٹھا کرنے اور باہم ملانے کے ہیں۔

اصطلاحی معنی: اصطلاحی معنی ہے کہ کسی مذہبی مسئلے پر اتفاق کرنا اجماع کہلاتا ہے۔

بقول امام غزالی: انہوں نے اجماع کی تعریف کچھ یوں کی ہے کہ
"ہم اس سے حضورؐ کی امت کا خاص طور پر کسی دینی معاملے پر اتفاق کرنا اجماع کہلاتا ہے۔"

قرآن کی روشنی میں اجماع:

قرآن مجید کے ایک مقام پر فرمایا:
"اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رہو اور باہم نااتفاق نہ کرو۔" (آل عمران ۱۰۳)
"اور جس بات میں تم باہم اختلاف کرو تو اس کا فیصلہ اللہ کے ہی ذمہ ہے۔" (الشوریٰ ۱۰)
ان دونوں آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ جب کسی مسئلے پر امت محمدؐ کے لوگ متفق ہوں گے وہ اتفاق برحق رہے گا۔

حدیث کی روشنی میں اجماع:

حضورؐ نے فرمایا "اگر آپ کو قرآن و سنت میں کوئی مسئلے کا حل نہ ملے تو پھر اجماع کریں۔ خدا میری اُمت کو کبھی کسی غلط بات پر متفق نہیں کرے گا۔"

اجماع کی اقسام:

۱۔ اجماع غیر سکوتی:

اجماع کی اِس اقسام سے مراد ہے کہ ایک مسئلے پر تمام لوگ اپنی رائے دے رہے ہوں اور خاموش نہ رہیں۔ یہ رائے الفاظ یا اعمال کے ذریعے یا اظہار رائے بھی ہو سکتا ہے۔

۲۔ اجماع سکوتی: اجماع سکوتی سے مراد یہ ہے کہ ایک مسئلے پر کچھ لوگ اپنی رائے کا اظہار کریں اور باقی لوگ خاموشی اختیار کرے نہ اُس مسئلے کا حل دے اور نہ مسئلے کے بارے میں کچھ بولے۔

۳۔ اجماع علماء: اِس سے مراد ہے کہ اگر تمام علماء ایک بات پر متفق ہوجائے مثلاً حضورؐ ہمارے آخری نبی ہے اس کے بعد اور کوئی نبی نہیں اور اگر کوئی مانے تو وہ کافر ہے۔

۴۔ اجماع اصولی: اس سے مراد ہے کہ کسی خاص زمانے میں مجتہدین کسی فقہی مسئلے میں مختلف رائے رکھتے ہوں۔ اس صورت میں اُس زمانے کے بعد آنے والے کسی مجتہد کے لیے یہ مناسب نہیں کہ وہ اُن سب کی رائے سے مختلف رائے قائم کرے لیکن شرط یہ ہے کہ اگر وہ اِن مسئلے میں کوئی اختلاف ہو پھر بھی اُصولی کے مطابق سب اجماع کریں۔

CamScanner

مجتہد کے لیے شرائط

۱۔ **قرآن وسنت کا عالم:** مجتہد کے لیے ضروری ہے کہ وہ قرآن مجید اور احادیث رسولؐ کا عالم ہو۔

۲۔ **مسلمان ہونا چاہیے:** مجتہد لازمی طور پر مسلمان ہونا چاہیے کیونکہ اجماع میں غیر مسلمان کو شامل نہیں کیا جا سکتا۔

۳۔ **کردار اچھا ہو:** لازمی طور پر مجتہد کا کردار اچھا ہونا چاہیے۔

۴۔ **دماغی توازن ٹھیک ہو:** لازمی طور پر مجتہد کا دماغی توازن ٹھیک ہو اور وہ اپنے ہوش و حواس میں ہو۔ اور وہ لازمًا بالغ ہونا چاہیے۔

۵۔ **اجماع، اجتہاد وقیاس کا علم:** مجتہد کے لیے ضروری ہے کہ قرآن وسنت کے بعد مجتہد کو اجتہاد و قیاس کا بھی بھرپور علم ہو۔

۶۔ **عربی زبان کا علم:** قرآن مجید اور حدیث کی زبان عربی ہے تو مجتہد کو عربی زبان کی زبان، شاعری وغیرہ کا علم ہو۔

بقول امام غزالی: مجتہد کو اتنا علم ضرور ہونا چاہیے جس سے عربوں کے خطابات اور عربی زبان میں اُن کے طریقوں کو سمجھا جا سکے۔

آج کے دور میں اجماع کون کرسکتا ہے:

جب ایک مسئلہ پر تمام علماء و سکالرز کا اتفاق ہو جائے گا تو وہ ایسے

اجماع کے درجے میں ہوگا جیسے کسی علاقے اور زمانے کے علماء کرتے آئے ہیں
ایران میں پارلیمنٹ سے بالاتر علما کی ایک کونسل قائم ہے جو اس بات کا
جائزہ لیتی ہے کہ کہیں پارلیمنٹ نے کوئی غیر شرعی قانون تو منظور نہیں کر لیا۔
پاکستان میں یہ کام سینٹ کا ادارہ کر سکتا ہے لیکن اُن میں ایسے لوگوں کا
ہونا ضروری ہے جو دین کو جانتے ہو۔
بقول ڈاکٹر حمید اللہؒ عالمی سطح پر ایک ادارہ بنانے جو اجماع کرے۔

سوال نمبر ۷: عورتوں کے حقوق؛

حقوق نسواں: معاشرہ اور مذہب عورت کو شرعی حق دیتا ہے اور اُسے
حقوق نسواں کہتے ہیں۔ اسلام کے آنے سے ہی عورت غلامی سے آزاد ہوگئی اور
اُن کو عزت کا مقام دیا گیا۔ اسلام نے سماجی، معاشی اور معاشرتی حقوق عطا کئے
ہیں۔ **بقول سیدنا عمر فاروقؓ:** "ہم زمانہ جاہلیت میں عورتوں کو کچھ نہ سمجھتے تھے۔"

قدیم زمانے میں ہندوستان میں عورتوں کا مقام: وراثت میں صرف مردوں
کا ہی حصہ تھا اور ہندوستان میں قانون کے مطابق عورتیں بدحالی کی زندگی گزار
رہی تھی۔

مغرب میں عورتوں کے حقوق:

حقوق حاصل کرنے کے لیے جدوجہد کی مغرب کے لوگوں نے اور کافی سالوں
بعد اُن کو عورتوں کے حقوق ملے لیکن اسلام نے آتے ساتھ ہی عورت کو
حقوق دیئے۔ 1848ء میں مغرب کے لوگوں نے پہلی بار عورتوں کے حقوق کے لیے
آواز اُٹھائی۔ 1869ء میں Anthony & Elizabeth نے National women's suffrage movement
شروع کیا، اخبار پرنٹ کریں اور برابری کے حقوق کے لیے احتجاج شروع کیا۔

CamScanner

اسلام میں عورت کے حقوق / کا مقام:

اسلام دنیا کا پہلا مذہب ہے جس نے عورتوں کو حقوق دیئے اور قرآن نے اُن کو عزت دی۔

۱۔ انسانی مساوات کا درس: اسلام میں سب مسلمان برابر ہیں اور اسلام سب کو مساوات کا درس دیتا ہے۔ مرد و عورت دونوں برابر ہیں اور کسی کو کسی کے اوپر فضیلت نہیں۔ امیر و غریب، کالا یا گورا وغیرہ میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ **"اس نے تمام لوگوں کو ایک روح سے پیدا کیا ہے۔"** (سورۃ النساء)

۲۔ حقوق زندگی: اللہ ہر کسی کو زندہ رہنے کا حق دیتا ہے۔
"ایک انسان کا قتل پوری انسانیت کا قتل ہے اور جس نے ایک انسان کو بچایا گویا اُس نے پوری انسانیت کو بچایا" (المائدہ : 32)

۳۔ مذہبی آزادی: اسلام ایک واحد دین ہے جس میں کوئی بھی دوسرے مذہب والے کو زبردستی اسلام قبول نہیں کروا سکتا۔
"اللہ کے دین میں کوئی زبردستی نہیں۔" (البقرہ : 256)

۴۔ عظمت انسانیت: اللہ نے حقوق کے ساتھ ساتھ انسان کو عزت بھی عطا کی۔
"اللہ نے ہمیں (اولادِ آدم) کو عزت عطا کی ہے۔" (بنی اسرائیل)

۵۔ عزت کا تحفظ: کوئی بھی انسان دوسرے انسان کو نہ ہی عزت دے سکتا ہے اور نہ ہی کسی کی عزت لے سکتا ہے۔
"عزت اور ذلت تو اللہ کے ہاتھ میں ہے۔" (آل عمران : 26)

حضورؐ نے فرمایا: "تم زمین والوں پر پردہ رکھو آسمان والا تم پر پردہ رکھے گا۔"

۶۔ تعلیم کا حق: اسلام نے تعلیم کا حق ہر عورت و مرد دونوں کو برابر کا دیا ہوا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا: "علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔"

۷۔ انصاف کا حق: اسلام ہمیشہ مسلمان کو انصاف کی بات کرنے کا حق دیتا ہے چاہے وہ مرد ہو یا عورت۔ ہمیشہ فیصلہ انصاف سے کرنا چاہیے۔

"جب بھی لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ کرو۔" (النساء: 58)

۸۔ جائیداد کا حق: اسلام نے ۱۴۰۰ سال پہلے تمام مسلمانوں کو چاہے مرد ہو یا عورت ہو دونوں کو اُن کے نام سے جائیداد رکھنے کا حق دیا۔

"مردوں کے لیے اُس میں سے حصہ ہے جو اُنہوں نے کمایا اور عورتوں کے اس میں سے حصہ ہے جو اُنہوں نے کمایا۔" (النساء: 32)

حقوق کی اقسام:

حقوق کی تین اقسام ہیں۔

1۔ سماجی حقوق:

عورت بحیثیت ماں، بطور بہن، بطور بیٹی، بطور بیوی یہ سب سماجی حقوق ہیں۔

i بطور ماں: حضورؐ نے فرمایا: "جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔" اور "ہر انسان روزِ حشر ماں کے نام سے پکارا جائے گا۔" اسی طرح محمد علی جناح نے بھی کہا تھا "دنیا کی سب سے عظیم ہستی صرف ماں ہے۔"

ii. **بطور بہن:** ایک دفعہ آپ کی دودھ شریک بہن کی بیٹی آپ سے ملنے آئی تو آپ نے اُن کا اتنا احترام کیا کہ اُن کے لیے اپنی چادر بچھا دی اور جب وہ واپس جانے لگی تو اُن کو تحفے دیئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے زندگی میں بہن کی قدر اور خیال رکھنا ضروری ہے۔

iii. **بطور بیٹی:** آپ نے بیٹی کو رحمت قرار دیا اور آپ حضرت فاطمہؓ کے لیے کھڑے ہو جاتے تھے جب بھی وہ تشریف لاتی۔ زمانہ جہالت میں بیٹی کے پیدا ہونے پر اُسے دفن کر دیا جاتا تھا۔

"بیٹوں کو زندہ دفن کرنا نیک عمل سمجھا جاتا تھا مگر اسلام نے آکر اس کو روکا اور حقوق دیئے۔" (R.A Nicolson)

iv. **بطور بیوی:** آپ اپنی بیویوں سے سب سے زیادہ حسن سلوک سے پیش آتے تھے اور اللہ نے میاں بیوی کو ایک دوسرے کا لباس بنایا ہے۔

"تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہو۔"

2. معاشرتی حقوق:

1. **شادی کا حق:** اسلام نے ہر عورت کو اپنی مرضی سے شادی کرنے کا حق دیتی ہے اور کسی بھی عورت کے ساتھ زبردستی نہیں کی جاسکتی۔

2. **خلع کا حق:** عورت کو خلع کا حق اسلام نے 1400 سال پہلے دیا ہے تاکہ وہ کسی قسم کی زیادتی نہ گزار سکے۔

3. **مہر کا حق:** اللہ نے عورتوں کو مہر کا حق دیا ہے اور اُن کی اپنی مرضی

ہے کہ وہ کرتا ہے حق مہر مانگتی ہیں۔ "اور عورتوں کو اُن کے مہر خوشی سے دو"۔

۲۔ نوکری کا حق: اسلام میں عورت کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی روزی روٹی خود کما سکے لیکن پردہ کے ساتھ ہی جائز ہے۔

3 سیاسی حقوق: افریکہ میں 1920ء، UK میں 1928ء، فرانس میں 1944 میں عورتوں کو ووٹ دینے کا حق ملا جبکہ اسلام نے ۱۴۰۰ سال پہلے ہی یہ حق اُن کو دیا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے بھی سیاست میں حصہ لیا تھا۔

12

Conclusion is missing